

"پیغام کربلا"

<"xml encoding="UTF-8?>



"پیغام کربلا"

واقعہ کربلا ایسے دور میں پیش آیا جب اسلامی معاشرہ ایسے حالات سے دُچار تھا کہ جس میں بڑے بڑے مصلح کھلائے جانے والے بھی اس کی اصلاح کرنے میں اپنے کو ناکام دیکھ رہے تھے۔

ایسے میں عاشورا نے ذلت کی زندگی بسر کرنے والوں کو ایک انقلابی و نورانی راہ کی ہدایت کی اور انہیں حیاتِ جاویدانی کا پیام دیتے ہوئے کہا کہ:

"ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے"

0 کربلا نے بشریت کی رگوں میبايسا خون بھر دیا جس کی حرکت کبھی نہ رک سکے۔

0 دلوں کو ایسا جوش و ولولہ عطا کیا کہ پھر کبھی سرد مہری کا شکار نہ ہوسکیں۔

0 ذہنوں کو ایسا شعور دیا کہ ہمیشہ راہِ شہادت پیش نظر رہے۔

لہذا ہمیں روز عاشورا کی خونی شہادتوں سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیئے اور ان کے اسباب کو جاننا چاہیئے۔ اگر ہم کربلا کو سمجھ لیں اور اپنی زندگی میں اسے بروئے کار لائیں تو لشکرِ امام حسین - میں داخل ہو سکتے ہیں اور ہر زمانے کے ظالم و ستمگر کے مدد مقابل آسکتے ہیں۔

*دین سے مقابلے کے انداز:

شروع میں دشمنانِ اسلام اپنی بھرپور قدرت و توانائی اور مکمل تیاری کے ساتھ اسلام و مسلمین کی سرکوبی کیلئے گھڑھ ہوئے لیکن کسی طرح کامیاب نہ ہوسکے اور پورودگار عالم نے تمام جنگوں میں پیغمبرِ اسلام کو فتح و کامیابی عطا فرمائی۔

جب دشمنانِ اسلام مصلحانہ جنگوں میں ناکام ہو گئے تو بھر انہیوں نے سیاست کا رُخ کیا اور مسلمانوں کے افکار کو برباد کرنے کیلئے فریب کاری کا سہارا دیا۔

0 ظاہراً اسلام قبول کر لیا تاکہ مناسب موقع دیکھ کر داخلی حملہ کرسکیں۔

0 غیر فوجی کاروائیاں شروع کر دیں۔

۰ سیاست "مذہب علیہ مذہب" کا سہارا لیا۔

۰ دین کی نابودی کیلئے طرفداری دین کا شعار اپنالیا۔

۰ مسجد نبوی کے مقابلے میں مسجد ضرار بنادالی۔

۰ عترت اہل بیت % کے مقابلے میں "صرف کتاب کافی ہے" کا نعرہ بلند کر دیا۔

۰ اصلاح دین کے بہانہ سے بہت سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیا۔

۰ سینکڑوں خرافات کو اسلام کے نام سے رواج دیدیا۔

۰ معاویہ و دیگر بنوامیہ احکام اسلام میتبديلیاں لائے۔

مختصر یہ کہ دین اسلام بنو امیہ کی ہوا پرستیوں کا شدت سے شکار ہو چکا تھا جس طرح چاہتے (اس کی تبلیغ سوء کرتے) دین لوگوں کے سامنے پیش کرتے۔

ایک طرف تو یہ حالت تھی اور دوسرے طرف اسلام کے شیدائی، فقر و تنگدستی، تشدید اور شہادتوں کا شکار تھے۔ ایسے پُر آشوب اور تشنیجی حالات میں کون تھا جو اسلام کی آواز بلند کرتا۔ یہ ہی وہ مقام ہے کہ جہاں ہم عاشورائی حسینی - کے نقش اساسی کو درک کرسکتے ہیں کہ عاشورا سے اسلام کو کس درجہ کمال اور دوام حاصل ہوا ہے، اور واقعہ عاشورا ہمیکیا پیغام دے رہا ہے۔

"پیام عاشورا"

"۱۴۲۴ھ کی مناسبت سے کربلا و روز عاشورا سے ۲۴ ماخوذ پیام"

(۱) عاشورا اور پاسداری دین:

امام حسین - ایسے حالات سے دُچار تھے کہ جس میں بنوامیہ کے سپوتوں حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دیتے تھے اور دین کی اساس مکمل طور پر خطرہ میں تھی۔ ایسے میں اگر دین کو تحفظ مل جائے تو لوگ بھی محفوظ ہو جائیں، اور اگر دین مٹ گیا تو یہ لوگ خود بخود مٹ جائیں گے اور دین کے مٹ جانے سے تمام انبیاء و مرسلین کی زحمتیں اور محنتیں بے ثمر ہو کر رہ جائیں گی۔ اس لئے امام حسین - فرماتے ہیں: "کہ صرف ایک راہ باقی ہے کہ اسلام پر فدا ہو جائیں"

اس لیے کہ پھر دشمن کا کوئی حربہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ رنگِ خون سب رنگوں پر برتری رکھتا ہے، شہادت کا راستہ تمام راستوں سے زیادہ روشن ہے، شہید سب سے زیادہ جاذب نظر ہوتا ہے اور سب نے دیکھ لیا کہ قیام حسینی - اور ان کے خون سے بنو امیہ رسوایا پھر نابود ہو گئے، دین اسلام کو کمال و دوام حاصل ہوا، ساکت و پست حوصلہ افراد کو دین کی حفاظت اور شہادت کا حوصلہ ملا۔ پھر اس کے بعد کتنی ہی آزادی کی تحریکیں چلیں اور ظلام حکومتوں کو نابود کرتی گئیں، پس دین کی پاسداری عاشورا کا ایک اہم پیام ہے۔

(۲) احیاء سنت پیغمبر

بنو امیہ نے جس طرح چاہا سنت نبی کو تبدیل کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ حلال محمدی کو حرام اور حرام محمدی کو حلال کرنے لگے۔

لیکن امام حسین - نے روز عاشورا اپنی گفتگو اور تقاریر وغیرہ میں حتی الامکان کوشش کی کہ "سنت پیغمبر" کے بارے میں پیغام پہنچاتے رہیں۔ امام - نے رسول خدا کا عمامہ سر پر رکھا، دوش پر رسول اللہ کی عباء رکھی اور پیغمبر کے اندار میں کوفیوں سے خطاب کیا اور انہیں سور کائنات کی باتیں یاد لانے کیلئے فرماتے رہے: "سَمِعْثُمْ عَنْ جَدِّي" تم نے میرے نانا سے سنا، "سَمِعْثُ عَنْ جَدِّي" میں نے اپنے نانا سے سنا، وغیرہ۔

جب حُرّ کے لشکر کے سامنے خطاب کیا تو فرمایا: آگاہ ربو کہ بنو امیہ کے حکمران اور ان کے چاپنے والے شیطان کی پیروی کر رہے ہیں اور انہوں نے اطاعت پروردگار ترک کر دی ہے، حدود و احکام الہی کو ترک کر دیا ہے، بیت المال کو غارت اور حلال الہی کو حرام الہی کو حلال کر دیا ہے۔

امام - اچھی طرح اس نکتے سے باخبر تھے کہ اگر سنت نبی زندہ رہے گی تو لوگ ہدایت حاصل کر کے حقیقی اسلام کو پہچان سکیں گے اور بنو امیہ کی جاری کردہ بدعتون کا مقابلہ کرسکیں گے۔

اسی لیئے امام - نے ایک ہدف، احیائی سنت پیغمبر بھی بیان کیا ہے "وَأَسِيرِ بِسِيرَةَ حَدَّى" میں اپنے جد، رسول خدا کی سیرت جاری رکھوں گا۔

(۳) امر بِ مَعْرُوفٍ وَ نَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ:

امام حسین - کے خطوط اور کربلا کی جانب سفر کے دوران تمام تقاریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام نے خود بیان کیا کہ: میں امر بِ مَعْرُوفٍ وَ نَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ کی خاطر قیام کر رہا ہوں۔ امام - کے اس اقدام سے تمام عاشقان حسین - کو یہ پیغام ملتا ہے کہ امر بِ مَعْرُوفٍ وَ نَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ کو کیہی فراموش نہ کیا جائے۔

(۴) اسلامی معاشرے کی اصلاح:

معاشرے کی اصلاح، عاشورا کا ایک خاص پیام ہے تاکہ پاکیزہ و اصلاح شدہ معاشرے میں انسان کی صلاحیتیں اجاگر ہو سکیں اور باطل کی جڑیں خشک ہو جائیں۔ معاشرے کی اصلاح کا مسئلہ اتنا اہم تھا کہ امام - نے اپنے قیام کا ایک سبب معاشرے کی اصلاح بیان کیا ہے۔ اس اہم کام کیلئے امام نے اپنے اور اپنے ساتھیوں اور اولاد کے خون کا نذرانہ پیش کر دیا۔

تاکہ اسلامی معاشرہ برائیوں سے پاک رہے اور اخلاقی قدریں برقرار رہیں۔

(۵) عاشورا اور حمایتِ قرآن:

سقیفہ سے عاشورا تک قرآن کی نابودی کی ہر ممکن کوشش کی گئی، زمانہ جاہلیت کی رسومات کو زندہ کیا گیا۔ قرآن کے احکام پر عمل کو ترک کر دیا گیا۔

اور معاویہ کے بعد جب فاسق فاجر شراب خور یزید مسندِ خلافت پر برانجمان ہوا تو امام حسین - نے فرمایا: "وَعَلَى الْاسْلَامِ السَّلَامُ" یعنی اب اسلام پر سلام کرہیں کہ اب اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہ سکتا۔ جب امام حسین - نے یہ حالات دیکھئے تو اسلام کی بقا وسلامتی کیلئے یزید کے خلاف اُٹھ کھڑھ ہوئے۔ جب تک زندہ رہے کبھی خطوط و نصیحت اور کبھی تقاریر کے ذریعے اور بالآخر قرآن کی حمایت اور اس کی بقاء کیلئے تلوار لیکر میدانِ جہاد میں آگئے اور جب شہید ہو گئے تو سرِ امام حسین - کبھی نوک نیزہ پر بازارِ کوفہ میں اور کبھی یزید کی محفل میں قرآن کی تلاوت کر کے قرآن کی حمایت کرتا رہا اور اس کی بقاء و جاودانی کا اعلان کرتا رہا تاکہ دشمن دیکھ لیں کہ قرآن کبھی نہیں مٹ سکتا۔

ان کے علاوہ عاشورا سے ہمیں اور بہت سے اہم پیام ملتے ہیں اختصار کا لحاظ رکھتے ہوئے فقط ان کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

(۶) وطن کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو اسلام پر وقت پڑھائے تو اسے ترک کر دینا چاہئے۔

(۷) مقصد کی راہ میں ہر طرح کی قربانی ضروری ہے۔

(۸) حقیقی مساوات یہ ہے کہ غلام کا سر بھی اپنے زانو پر رکھا جائے۔

(۹) شجاعت جذبات نفس پر قابو پانے اور جذبات کو پابند مشیت بنادینے کا نام ہے۔

(۱۰) تقاضائی زمانہ ہے کہ امان نامہ ملے مگر اسے ٹھکرا دیا جائے۔

- (۱۱) قربانی کا مفہوم یہ ہے کہ جذبات کی قربانی دی جائے نہ جذباتی قربانی۔
- (۱۲) تبلیغ کا صحیح راستہ یہ ہے کہ راستہ روکنے والے کو بھی پانی پلا دیا جائے۔
- (۱۳) اسلامی جہاد کا انداز یہ ہے کہ شدّت مظالم میں بھی جنگ کی ابتداء نہ کی جائے۔
- (۱۴) دشمن لاکھ سرکشی پر آمادہ ہو لیکن دعوت الٰی اللہ دیتے رہو۔
- (۱۵) میدان جہاد میں قدم جمادو تو لاکھوں کے مقابلے میں بھی قدم پیچھے نہ ہٹیں۔
- (۱۶) بندگی کی شان یہ ہے کہ زیر خنجر بھی سجدہ معبد ادا کیا جائے۔
- (۱۷) کربلا دو شہزادوں کی جنگ نہیں بلکہ حق و باطل کی جنگ ہے۔
- (۱۸) اسلام پر سب کچھ قربان کیا جاسکتا ہے مگر اسلام کو کسی چیز پر بھی قربان نہیں کیا جاسکتا۔
- (۱۹) قرآن و اہل بیت میں کبھی جدائی نہیں ہو سکتی۔
- (۲۰) پرچم حق ہمیشہ اونچا رہے گا۔
- (۲۱) راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لیے موت شہد سے زیادہ شیرین ہوتی ہے۔
- (۲۲) یہ دو خاندانوں کی جنگ نہیں۔
- (۲۳) حسین کو قتل کرنے والے جہنمی ہیں۔
- (۲۴) کربلا میں حسین، دین اسلام بچا کر کامیاب ہو اور یزید دین مٹانے میں ناکام۔